اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوش قسمتی سے اگست ۱۹۹۰ء میں آزادی کے اعلان کے بعد سے یوکرین اندرونی سیاسی تشدّد پسندی سے بچا رہا ہے۔ لیکن پچھلے چند ماہ سے اندرونی سیاسی حالات جو نہج اختیار کر رہے ہیں وہ یوکرین، روس تعلقات کے حوالہ سے روزافزوں بگڑتی صورتِ حال کا پتہ دیتے ہیں۔ اگرچہ بحیرہ اسود کے بحری بیڑے پر کنٹرول اور اس حوالہ سے ماضی میں تاتار خانیت کے مستقر جزیرہ نمائے کریمیا اور اس کی ساحلی بندرگاہوں کی ملکیت کے سوال پر رشین فیڈریشن اور یوکرین کے درمیان دیرینہ تنازعہ چلا آرہا ہے۔ تاہم اس تنازعہ نے حالیہ دنوں میں سنگین صورت اختیار کرلی ہے۔ مارچ/اپریل کے پارلیمانی انتخابات میں روس نواز عناصر کی کامیابی جہاں صدر کراوچک اور ان کے حامی یوکرینی قوم پرستوں کے لیے ایک زبردست دھچکا تھا وہیں اس کامیابی سے کریمیا کے جلاوطن تاتار مسلمانوں کی وطن واپسی کی جدوجہد کے مستقبل کو مخدوش کر دیا ہے۔

۱۹۵۴ء سے یوکرین کے زیرِ انتظام جزیرہ نمائے کریمیا کی حالیہ آبادی میں روسی نوآبادکاروں کو غالب اکثریت حاصل ہے۔ روس نژاد نوآبادکاروں پر مشتمل کریمیا کی موجودہ ماسکو نواز قیادت تاتار جلاوطن مسلمانوں کی اپنے وطن "کریمیا" واپسی کی سختی سے مخالف ہے۔ اور ماسکو کے ساتھ مضبوط تر تعلقات بحال کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

اسی تناظر میں وسطی ایشیا کے زیرِ نظر شمارے کا ایک حصّہ کریمیائی تاتار مسلمانوں کی سیاسی تاریخ، سٹالن کی طرف سے ان کی جبری وطن بدری، بحالی وطن کے لیے ان کی جدوجہد اور مستقبل میں اس جدوجہد کی کامیابی کے امکانات کے مطالعہ کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ باقی مضامین حسبِ دستور وسطی ایشیا اور رشین فیڈریشن کے زیرِ انتظام مسلم علاقوں میں سیاسی، سماجی، مذہبی اور ثقافتی سرگرمیوں سے متعلق ہیں۔